Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹ — تار کا پتہ : الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½

یوم سہ شنبہ

۲۱ شوال ۱۳۷۱ھ — فی پرچہ

جلد ۴۰/۶ | ۱۵ وفا ۱۳۳۱ھ ش | ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۶۶

ہمارا مذہب

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیں

سارے حکموں پہ ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں :۔

۱۱ جولائی ”صحت پہلے کی نسبت اچھی ہے“

۱۳ جولائی ”طبیعت اچھی ہے“ الحمد للہ!

ربوہ ۱۳ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں ۔ ۳۰/۶/۵۲ بروز دو شنبہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ عارضی مکانات سے مستقل مکان قصر خلافت میں تشریف لے آئے ہیں اور حضور کے مکان کے ساتھ ہی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری بھی اپنی مستقل جگہ پر منتقل ہو گیا ہے یہ جگہ پختہ سڑک سے ملحق ہے حضور سے ملاقات کے خواہشمند احباب آئندہ نئے دفتر میں

فرقہ باز مولویوں کی نفاق انگیز سرگرمیاں اسلام، پاکستان اور دنیائے اسلام کیلئے انتہائی خطرے کا باعث ہو رہی ہیں

اگر ہم نے قائداعظم کے قائم کردہ اتحاد سے سرمو انحراف کیا تو ہمیں ایک خوفناک تباہی کیلئے تیار رہنا چاہیئے

بعض مولویوں کے مخدوش طرزِ عمل کے خلاف اہلِ پاکستان کو روزنامہ ”جنگ“ کراچی کا زبردست انتباہ

روزنامہ ”جنگ“ کراچی نے اپنی ۱۱ جولائی کی اشاعت میں اہلِ پاکستان کو تشتت و افتراق اور فرقہ بندی کے خوفناک نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے بعض مولویوں کی نفاق انگیز سرگرمیوں اور انتہائی مخدوش طرزِ عمل کی پُرزور مذمت کی ہے ۔ اس نے ان خطرات پر روشنی ڈالنے کے بعد جو آج پاکستان اور دیگر اسلامی ملکوں کو درپیش ہیں لکھا ہے کہ :— ”وقت آگیا ہے کہ ہم ایک بار پورے جوش و خروش کے ساتھ یہ اعلان کریں کہ ہم مسلمان ہیں اور صرف مسلمان ہیں اور اپنی صفوں کو فرقہ وارانہ نفاق سے کبھی تباہ نہ ہونے دیں گے ۔ اس سلسلے میں ہم فرقہ باز مولویوں کو بھی متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کی انتشار پسندانہ حرکات اسلام پاکستان اور دنیائے اسلام کے بہترین مفادوں کے لئے تباہ کن ہیں ۔ اس لئے انہیں اپنے غلط طرزِ عمل کا پھر جائزہ لینا چاہیئے اور ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں جن سے برصغیر میں مسلمانوں کا مستقبل تاریک ہو جائے ۔“

معاصر ”جنگ“ کے اس ایڈیٹوریل کا مکمل متن ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے :۔

”جمعیت علماء ہند کے ترجمان اخبار ”الجمعیت“ نے اپنے ایک نوٹ میں افسوسناک انکشاف کیا ہے کہ بھارت میں وہابی اور بدعتی کا فتنہ زور پکڑ گیا ہے جس کا اتنا افسوسناک نتیجہ نکلا کہ شہر دہلی کی اقلیت دو حصوں میں بٹ گئی ۔ ایک علاقہ کے مسلمان دوسرے علاقہ میں نہیں جا سکتے اور آپس میں تمام راہ و رسم ٹوٹنے لگی ۔ دہلی سے چل کر یہ فتنہ یو ۔ پی پہنچا اور یو پی کے مسلمانوں میں وہابی و بدعتی کا شرمناک امتیاز پیدا ہو گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کو کافر و ملحد قرار دینے کے لئے فتوے دینے شروع کر دیئے تا اینکہ ایک فرقہ پر دوسرے فرقہ کی مسجدوں کے دروازے بند کر دیئے گئے اور اختلاف اپنی حد پر پہنچ گیا ۔ الجمعیت نے اس صورتِ حال پر اظہارِ مذمت کرتے ہوئے مسلمانانِ ہند کو متنبہ کیا ہے کہ — اگر مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ کو برداشت نہیں کر سکتا تو انہیں مکمل تباہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے

ہم الجمعیت کے اس قول کو مسلمانانِ پاکستان سے خطاب کر کے دہرانا چاہتے ہیں اور اہلِ پاکستان کو صاف الفاظ میں بتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر انہوں نے فرقہ بندی کے رجحان کو ختم نہ کیا تو انہیں بھی تباہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے اس لئے کہ ہم خود پاکستان میں بھی یہی ..... فتنہ اکھرتے دیکھ رہے ..... ہیں فرقہ پسندی کے سانپ پاکستان میں بھی پھنکار رہے ہیں اور اگر جلد ہی فتنوں کا منہ نہ کچلا گیا تو پاکستان کا مستقبل بھی تاریک ہے ۔ پچھلے دنوں بمبئی سے بھی اسی وہابی بدعتی فتنے کے سر اٹھانے کی خبریں ملی تھیں اور اب شمالی ہند سے مذکورہ افسوسناک اطلاع ملی ہے ۔ خود پاکستان کے اکثر مقامات سے ہمیں یہ خبریں ملی ہیں نہ کہ اس قسم کے یا دوسرے فرقہ وارانہ سوالات کے ابھرنے کا پتہ دیتی ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں بھی نادان ۔ نافہم خود مطلبی یا فتنہ پرست لوگوں نے قوم کو منفرد گروہوں میں بانٹنے کی سازش مکمل کر لی ہے ۔ اور وہ اپنی تقاریر میں اس زہر کو برابر پھیلا رہے ہیں جس سے ملت کی اجتماعیت کو سخت خطرہ لاحق ہے ۔

قائداعظم علیہ الرحمۃ نے اپنی تمام عمر اتحاد عالمِ اسلامی کی پوری سعی جاری رکھی اور انہوں نے اس مقصد میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کر لی قائداعظم نے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا اور ایک ایسی طاقتور اور مضبوط قوم کی بنا ڈالی جس نے پاکستان حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ۔ ہمیں اب بھی قائداعظم کے اصولوں پر برقرار رہنا چاہیئے ۔ اور اتحادِ ملت کو کسی حال میں پارہ پارہ نہیں ہونے دینا چاہیئے ۔ پاکستان کے مسلمان یاد رکھیں کہ ان کی طاقت استحکام اور مضبوطی کا واحد سبب ان کا وہ اتحاد تھا جو حضرت قائداعظم کے عہد میں موجود تھا اور اگر ہم نے جلد بازی ۔ نادانی یا ناواقفیت میں قائد کے اصولوں سے انحراف کیا تو ہمیں ایک خوفناک تباہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔

اب اس وقت بھارتی مسلمانوں کے سامنے جو سوالات سب سے اہم ہیں وہ ہرگز ہرگز یہ نہیں ہیں کہ فلاں مسلمان کس عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ اور فلاں کا کسی مسئلہ میں کیا خیال ہے بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ مسلمان صرف مسلمان ہو کر بھارت میں زندہ بھی رہ سکتے ہیں یا نہیں بلکہ سچ پوچھئے تو اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کے سامنے اس وقت سوال یہ ہے کہ وہ دین جداگانہ نوعیت کو ان حملوں سے بچانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں یا نہیں جو ان کی انفرادیت پر بار بار کئے جا رہے ہیں — سب سے اہم سوال یہ ہے اور جو شخص اس سوال کو نظر انداز کرتا ہے وہ شعوری یا غیر شعوری طور پر اس ملت کے مستقبل کے ساتھ ظلم و زیادتی کرتا ہے ۔ افسوس قائداعظم ہم میں موجود نہیں ۔ ورنہ وہ مسلمانوں کے اس انتشار کو روکتے اور ان کے فرقہ وارانہ فتنوں کا مقابلہ کرتے مگر قائداعظم کے جانشین ہم میں موجود ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ ملی نفاق کے خلاف شدید مورچہ لگائیں ....

۱۹۴۷ء کے قتلِ عام ۔ لوٹ مار اور بربادیوں سے ابھی برصغیر کے مسلمان سنبھلنے بھی نہیں پائے ہیں کہ ان کی صفوں میں انتشار کی علامات پیدا ہونے لگیں اور ملت کی اجتماعیت خطرہ میں پڑنے لگی ۔ یہی وقت ہے کہ اس خطرہ کا ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں اور مسلمانوں کو بحیثیت مسلمان کے برقرار رکھیں اسے مختلف فرقوں ۔ گروہوں اور جماعتوں میں بٹنے نہ دیں ...... انہیں ہم قائداعظم کی یہ نصیحت یاد دلاتے ہیں کہ اتحاد ۔ ڈسپلن اور عزم صمیم سے ہم ہر دشواری کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور نفاق و شقاق سے ان کی اجتماعیت ۔ انفرادیت اور طاقت ختم ہو کر رہ جائے گی ۔ بھارتی اور پاکستانی مسلمانوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ ان کے سامنے کیسے بڑے اور کتنے پیچیدہ سوالات ہیں ۔ سچ پوچھئے تو ان کی ہستی خطرہ میں پڑی ہوئی ہے کیا ایسے میں انہیں اختلاف کو دعوت دینی چاہیئے اور اپنے آپ کو دشمنوں کا شکار بنانا چاہیئے ۔ وقت آگیا ہے کہ ہم ایک بار ..... پورے جوش و خروش کے ساتھ یہ اعلان کریں کہ ہم مسلمان اور صرف مسلمان ہیں اور اپنی صفوں کو فرقہ وارانہ نفاق سے کبھی تباہ نہ ہونے دیں گے ۔ اس سلسلہ میں ہم فرقہ باز مولویوں کو بھی متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ ان کی انتشار پسندانہ حرکات اسلام پاکستان اور دنیائے اسلام کے بہترین مفادوں کے لئے تباہ کن ہیں ۔ اس لئے انہیں اپنے غلط طرزِ عمل کا پھر سے جائزہ لینا چاہیئے اور ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں جن سے برصغیر میں مسلمانوں کا مستقبل تاریک ہو جائے ۔ تاریخ نے نفاق پسند قوموں کو کبھی معاف نہیں کیا اور اگر مسلمانوں نے بھی یہ حماقت کی تو تاریخ انہیں بھی معاف نہ کرے گی ۔

فاعتبروا یا اولی الابصار ؕ

(”جنگ“ کراچی ۱۱ جولائی ۱۹۵۲ء)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور

احراریوں کے نزدیک شیعہ ختم نبوت کے منکر ہیں

"تحفظ ختم نبوت" کے اجارہ داروں سے دو ٹوک سوال

(از مکرم ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

احراری اخبار آزاد لکھتا ہے:۔

"آپ نے حضرت علیؓ کے متعلق ارشاد فرمایا:۔ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی۔ اے علی تو میرے لئے بمنزلہ ہارون کے ہے۔ ہارون موسٰیؑ کے بعد نبی ہوئے مگر لا نبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہاں رافضیوں کا رد بھی ہو گیا۔ جن کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ بأن الارض لا تخلو عن النبی والنبوۃ صارت میراثاً لعلی واولادہ (روح البیان) زمین کسی وقت بھی نبی سے خالی نہیں رہتی۔ نبوت حضرت علی اور ان کی اولاد کے لئے ورثہ کے طور پر چلی آتی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کے نبی نہ ہونے کا اعلان فرما دیا۔ تو اب وہ اور ان کی اولاد کیونکر نبی بن سکتی ہے"

(آزاد لاہور ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء صفحہ ۲۱)

گوجرانوالہ کا احراری نما اہلحدیث اخبار "الاعتصام" لکھتا ہے:۔

"واقعہ و عمل کے اعتبار سے اجرائے نبوت اور اجرائے امامت میں کوئی فرق نہیں رہتا...... امامت و نبوت میں جو فرق حضرات شیعہ کے یہاں ہے۔ وہ نام اور چھاپ کا تو ضرور ہے۔ حقیقت و معنی کا ہرگز نہیں۔" (الاعتصام ۵ مئی ۱۹۵۱ء)

ان دونوں حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ احراریوں کے نزدیک شیعہ صاحبان ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اور شیعوں کا عقیدہ احرار کے خیال میں بالکل احمدیوں والا ہے۔ کیونکہ شیعوں کے ہاں امامت کا جو مفہوم ہے۔ اس کے رو سے اجرائے نبوت اور اجرائے امامت میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے۔ شیعہ لوگ حضرت علیؓ اور ان کی اولاد کے لئے نبوت کو ورثہ مانتے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں زمین پر کسی نہ کسی نبی کے قائل ہیں۔

اب ہمارا دو ٹوک سوال یہ ہے۔ کہ بزعم خویش "تحفظ ختم نبوت" کے اجارہ دار احراری لوگوں نے شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے حکومت پاکستان سے ابھی تک درخواست کیوں نہیں کی۔ اور ملک کے عوام میں ان کے خلاف شدید اشتعال انگیزی اور ہلڑ بازی کا طریق کیوں جاری نہیں کیا؟ اس کے دو ہی جواب ہو سکتے ہیں۔

اوّل یہ کہ شیعہ صاحبان کی تعداد کروڑوں ہے۔ اس لئے ان سے ڈر کر وہ یہ طریق اختیار نہیں کر رہے۔ احمدی لوگ تھوڑے ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف عوام کو اشتعال دلا کر فتنہ و فساد پیدا کر رہے ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ موقعہ کی تلاش میں ہیں۔ ابھی احمدیوں کے بعد شیعوں کے خلاف بھی ہنگامہ آرائی کی جائے گی۔

ہم ہر دو امکانی جوابات کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان اور ملک کے شرفاء اور بہی خواہ انسانوں سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس فتنہ کو ابھی ختم کرنے کا مداوا کریں۔ ورنہ یہ آگ دور دور پہنچے گی۔ نیز ہم شیعہ بھائیوں سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ احراریوں کے نظریات کے بارے میں اپنے موقف پر غور کر لیں۔ کہ آج مذہبی عقائد میں جبر و تشدد کی حمایت کر کے اور مسلمان کہلانے والوں کو "اکثریتِ افراد" کے گھمنڈ پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ریزولیوشن کی تائید کر کے وہ اپنے لئے کتنا خطرناک گڑھا کھود رہے ہیں۔

اس بارہ میں اشارہ کے طور پر ہم احراری اخبار آزاد میں شائع شدہ ایک تقریر کا ذیل کا اقتباس پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں:۔

"ہماری تنظیم نے مخالفین کو پریشان کر دیا ہے۔ اگر ہم اسی طرح مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔ تو مرزائیت اپنی موت آپ مر جائے گی۔ اخیر میں آپ نے فرمایا۔ شیعہ حضرات! ہم آج تک تم سے روادارانہ برتاؤ کرتے آئے ہیں۔ ہم تم سے صرف یہی چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں بھی انسان سمجھو۔ اور ہمارے بزرگوں کو گالیاں دینا چھوڑ دو۔"

(آزاد ۱۳ مارچ ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

شیعہ صاحبان سے آج تک جو "روادارانہ برتاؤ" کیا گیا ہے۔ وہ شیعہ صاحبان کو بخوبی معلوم ہے۔ اور آئندہ احراریوں کی تنظیم کے "مضبوط تر" ہو جانے کا جو نتیجہ ہوگا۔ وہ مذکورہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے۔

انشورنس کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سوال کا جواب

ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک غیر مسلم پروفیسر کا استفسار بھجوایا۔ جس میں انہوں نے انشورنس کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ دریافت کیا تھا۔ حضور نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا:۔

"انشورنس نہ تو عربی کا لفظ ہے۔ نہ ہی شرعی اصطلاح ہے۔ اس لئے نام کے متعلق تو نہ ہی اس کے خلاف اور نہ اس کے حق میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی ایسا جانور ہو۔ جو ہمارے ملک میں نہ پایا جاتا ہو۔ بلکہ افریقہ یا آسٹریلیا سے پکڑا ہوا آئے۔ تو حدیث اور فقہ کا فتویٰ تو اس پر لگ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس نام کو وہ جانتے نہ تھے۔ اس کے متعلق فتویٰ صرف اس صورت میں لگ سکے گا۔ کہ ہمیں اس جانور کے حالات معلوم ہوں۔ وہ حالات اگر حلال جانور کے مشابہ ہوں گے۔ تو حلال ہوگا۔ ورنہ حرام۔ مثلاً اگر کوئی جانور شکار کھانے والا ہو۔ گندگی کھانے والا اور خلاف فطرت فعل کرنے والا ہو۔ تو وہ حرام ہوگا۔ اگر پھل ترکاری سبزی وغیرہ کھانے والا ہو۔ اس میں درندگی کے افعال نہ پائے جائیں۔ گندگی نہ کھاتا ہو۔ اور نہ گندے افعال کرتا ہو۔ تو حلال ہوگا۔

پس اسی رنگ میں انشورنس کے متعلق فتویٰ ہوگا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ انشورنس حلال ہے یا حرام ہاں میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس وقت تک جتنی انشورنس کی کمپنیوں کے قواعد میں نے پڑھے ہیں۔ ان قواعد کی رو سے ان میں حرمت کی وجہ پائی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی انشورنس کمپنی ہے۔ جس کے قواعد اسلام کے مطابق ہوں۔ تو ہم اسے جائز سمجھیں گے۔ ہمیں انشورنس کے لفظ سے چڑ نہیں۔ ہمیں تو اس کی تفصیل سے غرض ہے۔ پس جو یہ فتویٰ پوچھتا ہے۔ اس سے پوچھا جائے۔ کہ جس کمپنی کے انشورنس کے متعلق وہ پوچھتا ہے۔ اس کے قواعد کیا ہیں۔ پھر ہم اس کے جائز یا ناجائز ہونے کا بتا سکیں گے۔ یہ اس کو بتا دیا جائے۔ کہ کینیڈا۔ پاکستان اور ہندوستان کی انشورنس کمپنیوں کے قواعد جتنے میں نے پڑھے ہیں۔ حرمت کے فتوے والے قواعد ہیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو اور سوالوں کا جواب

ایک دوست نے حضور اقدس کی خدمت میں دو سوال لکھے تھے۔ حضور کا جواب برائے اشاعت ارسال ہے۔

سوال ۱:۔ جس شخص کے کسی دعوے سے پہلے آپ نے ایک نئی امت کہلانا پسند فرمایا۔ ان کا دعویٰ سے قبل اسم شریف اور نوعیت دعوے کیا ہے؟

جواب:۔ میں نے نئی امت کہلانا کبھی پسند نہیں کیا۔ اس لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں امت محمد صلعم میں سے ہوں۔ اور ہمیشہ رہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

سوال ۲:۔ کیا ایک آدمی بہت سے دعوے کر سکتا ہے اس کی کوئی دلیل؟

جواب:۔ ضرور کر سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں عاقب ہوں۔ میں ماحی ہوں۔ میں حاشر ہوں۔ میں محمدؐ ہوں۔ میں احمدؐ ہوں۔

دلیل:۔ عن ابراھیم بن المنذر قال حدثنی معن عن مالک ابن شھاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسۃ اسماء انا محمد[1] و احمد[2] وانا الماحی[3] الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر[4] الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب[5]۔

(بخاری باب ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

پھر قرآن کریم فرماتا ہے۔ آپ دعائے ابراہیم ہیں مثیل موسٰیؑ ہیں۔ آپ رسول اللہ ہیں۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

دعائے مغفرت

مکرمی محترمی سید محمود عالم صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ محترمہ بروز جمعہ ۱۱/۷/۵۲ کو دو تین دن کی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں ان کا جنازہ پڑھانے کی درخواست کی گئی۔ تو آپ نے کمال شفقت سے فرمایا۔ کہ جب جنازہ لائیں گے پڑھا دوں گا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے ان کا جنازہ بعد از نماز جمعہ نزد مسجد مبارک پڑھایا۔ اس طرح سے اڑھائی تین ہزار کے قریب احباب کو شریک جنازہ ہونے کا موقعہ ملا۔ مرحومہ موصیہ ۳

۳ نفیس۔ ان کو صندوق میں امانتاً بہشتی مقبرہ میں دفنایا گیا۔ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور مکرم سید صاحب کو جو صدمہ اس پیرانہ سالی میں پہنچا ہے۔ ان کو اور ان کے بچوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالرحمٰن انور

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۵۲ء

خونی مُلّا کے آخری دن

خدا بھلا کرے احمدیت کا کہ اس کی وجہ سے دنیائے اسلام میں کچھ رونق تو ہو گئی ہے سیاسی ملّا صدیوں سے بے کار چلے آتے تھے۔ مدت سے انہیں کوئی ایسی اسلامی حکومت نہیں ملی تھی۔ کہ علمائے حق پر کفر و ارتداد کا فتوے لگا کر اسلامی حکومت سے ان علمائے حق کو سنگسار کروا سکتے۔ اور خود اسلامی حکومت کے پرخچے اڑا دیتے۔

یہ شغل ان کا شروع میں صدیوں سے چلا آیا تھا۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ نے دیکھا کہ اب ملّاؤں کا یہ فتنہ حد سے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور ارباب حکومت ان کے اڈے پر چڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور خود اسلام کے مٹنے کا ہی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ تو اس نے مسلمانوں سے حکومتیں چھیننا شروع کر دیں۔ اور ان کے ملکوں پر غیر مسلموں کو مسلط کرتا چلا گیا۔ اور جو کچھ حکومتیں بظاہر بچ گئی ہیں۔ ان کو بھی ایسا بے دست و پا کر دیا کہ یہودیوں جیسی بزدل قوم بھی مسلمان کہلانے والی سات حکومتوں کو شکست دے کر عین عرب دنیا کے مرکز میں اپنی صیہونی حکومت قائم کر کے دندنا رہی ہے۔ اور صرف باقی تمام اسلامی دنیا کے لئے ہی نہیں بلکہ یثرب و بطحا کی پاک سرزمین کے لئے بھی ایک زندہ خطرناک دھمکی بنی ہوئی ہے

سیاسی ملّا جس طرح صدیوں سے اسلامی حکومتوں کو تباہ کرتا چلا آیا تھا۔ زمانۂ حال کی مسلمان کہلانے والی اقوام کو اس کا نمونہ دکھانے کے لئے ۵۰ سال ہوئے اللہ تعالےٰ نے افغانستان کی سرزمین کا انتخاب کیا۔ اور وہاں کے ملّاؤں کو حکومت پر زور ڈالکر چند معصوم احمدیوں کو سنگسار کروانے کی ڈھیل عطا کی۔

★ افغانستان کے امیر عبدالرحمٰن خان نے ایک احمدی عبدالرحمٰن خان کو احمدیت کے جرم میں قتل کرا دیا
امیر عبدالرحمٰن خود بھی آخر اپنوں ہی کے ہاتھ سے قتل ہوا

+ (۲) امیر حبیب اللہ نے صاحبزادہ عبداللطیف رحؒ کو جس نے اس کی تاجپوشی کی رسم ادا کی تھی۔ اور جو خوست افغانستان کا رہنے والا اور بہت بڑا عالم و فاضل تھا۔ اور افغانستان کے کثیر عوام جس کو اپنا دینی راہنما سمجھتے تھے نہایت بے رحمی سے کمر تک زمین میں گڑوا کر اس جرم میں سنگسار کروا دیا کہ اس نے مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کیوں کی ہے۔ اس کو آخر دم تک داد و دہش کا لالچ دیا گیا۔ یہاں تک کہا گیا کہ صرف ظاہر طور پر اپنے اعتقادات سے پھر جاؤ۔ تو تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ بلکہ خود امیر نے اس کے کان میں یہ اس وقت پیشکش کی جبکہ اس کو نصف تک زمین میں گاڑا جا چکا تھا۔ لیکن اس خدا کے معصوم بندے کی زبان سے "احد احد" کے سوا کچھ نہ نکلا۔ اور ہنستے ہنستے سنگسار ہو گیا یہاں تک کہ اس کی لاش ظلم کے پتھروں کے نیچے دب گئی۔

امیر حبیب اللہ خان جلال آباد کے مقام پر ۱۹۱۱ء میں خود اپنے خاندان کے ہاتھ سے قتل ہوا

+ (۳) امیر امان اللہ خان نے حکومت پر قبضہ کر کے اعلان کیا کہ اس کے ملک میں پوری مذہبی آزادی ہے۔ موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے افغانستان کے ارباب حکومت سے اس کی تصدیق کروائی اور ایک افغانستان کے باشندہ احمدی نعمت اللہ خان رحؒ کو افغانستان بھیجدیا۔

ملّاؤں کے اکسانے پر امیر امان اللہ خان اپنے وعدوں سے پھر گیا۔ اور ۱۹۲۴ء میں معصوم نعمت اللہ خان کو نہایت بے رحمی سے سنگسار کروا دیا۔ اس کے چند مہینے بعد ہی دو اور معصوم احمدیوں کو سنگسار کروا دیا۔

اب اللہ تعالےٰ اس خاندان کے اس پے در پے ظلم کی سزا دینے کے لئے تل گیا۔ ابھی چند سال بھی گزرنے نہ پائے تھے۔ کہ انہی خونی ملّاؤں نے جن کو خوش کرنے کے لئے امیر نے معصوم اور بے گناہ احمدیوں کو سنگسار کروایا تھا ملک میں اس کے خلاف بغاوت کی آگ لگا دی۔ اور اس کی حالت ایسی نازک ہو گئی۔ کہ آخر اس کو تخت و تاج چھوڑ کر ۱۹۲۹ء میں اپنے وطن مالوف سے بھاگنا پڑا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس کے تخت و تاج کا مالک پشاور کے ایک نان بائی بچہ سقہ کو بنا دیا۔

جس شخص نے یہ دردناک انجام کا حال پڑھنا ہو وہ عزیز ہندی کی کتاب "زوال غازی" کا مطالعہ کرے۔

آج امیر امان اللہ خان امیر امان اللہ خان نہیں بلکہ یورپ کے کسی گمنام شہر میں ایک نہایت معمولی خانسامے کی طرح ہوٹل کھول کر گزارا کر رہا ہے۔

عبرت! عبرت!! عبرت!!!

جب امیر امان اللہ خان اپنے فرار کے دوران میں ہندوستان سے گزر رہا تھا۔ تو اس نے موجودہ امام جماعت احمدیہ کو پیغام بھیجا کہ جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ وہ بے گناہوں پر ناحق ظلم کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب ہمارے لئے بد دعائیں نہ کیجئے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ہمارے لئے معافی طلب کیجئے۔

آج افغانستان کے تخت پر نادر شاہ کا لڑکا ظاہر شاہ براجمان ہے۔ جو پاکستان کا دشمن بنا ہوا ہے۔ جو دشمنان پاکستان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ جس نے شروع سے لے کر آج تک پاکستان کے راستہ میں روڑے اٹکائے ہیں محض پاکستان کا دشمن نہیں بلکہ تمام اسلامی دنیا کا دشمن ہے۔ اور اسلام اور اسلامی ممالک کے دشمنوں کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔

یہ افغانستان وہی ہے جس کی سرزمین پر ملّاؤں کے اکسانے پر افغانستان کے امیروں کے ہاتھ سے معصوم احمدیوں کا خون بہایا گیا ہے۔ ان معصوم احمدیوں کو محض ان کے عقیدہ کی وجہ سے سنگسار کیا گیا۔ ان پر ملّاؤں نے کفر کا فتوے یکے بعد دیگرے لگایا اور امیر عبدالرحمٰن خان، امیر حبیب اللہ خان اور امیر امان اللہ خان والیان افغانستان کو اکسا کر ان معصوموں کو نہایت ظالمانہ طریق سے جس کو دیکھ کر تمام دنیا کانپ اٹھی مروا دیا گیا:

اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں یہ ایک عظیم الشان نشان قائم کیا ہے۔ اور مسلمانانِ عالم کو عبرت کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جب اسلامی حکومتیں سیاسی اور خود غرض ملّاؤں کے اشاروں پر کھیلنے لگیں۔ تو ہم نے اس طرح ان اسلامی حکومتوں کا جو خونی ملّاؤں کے پیچھے چڑھ کر بے گناہوں کا خون بہانے لگی تھیں نام و نشان مٹا دیا۔ ان کے خاندانوں کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ جس طرح ہم نے آج تمہاری آنکھوں کے سامنے امیر عبدالرحمٰن خان والیٔ افغانستان کے خاندان کو خاک میں ملا دیا ہے۔ جو چاہے اس سے عبرت حاصل کرے۔

سیاسی ملّا اس طرح صدیوں سے بے کار چلے آتے تھے۔ ان کو کوئی اسلامی حکومت نظر نہیں آتی تھی۔ جس کو اکسا کر علمائے حق پر کفر و ارتداد کے فتوے لگوائیں۔ اور معصوموں کو قتل کروائیں سنگسار کروائیں۔

اس زمانے میں اللہ تعالےٰ نے سیاسی ملّاؤں کے کارنامے کا نمونہ افغانستان کی سرزمین پر کیوں دکھایا؟ اس کی ایک خاص وجہ تھی۔ اور وہ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کو ہندوستان ہند میں سے ایک نہایت اہم علاقہ پر عنقریب ایک جدید انداز کی سب سے بڑی اسلامی حکومت قائم کرنے والا تھا۔ جس کا نام پاکستان ہے۔

پاکستان زندہ باد
زندہ دیا شندہ باد

افغانستان کا نمونہ اس لئے دکھایا گیا کہ جدید انداز کی سب سے بڑی اسلامی حکومت پاکستان افغانستان کے ہمسائے میں قائم ہونے والی تھی۔ تاکہ پاکستان کے رہنے والوں کے سامنے افغانستان کی تباہی کا نمونہ جو خونی ملّاؤں علمائے حق پر کفر و ارتداد کے فتوے لگا کر اور انہیں قتل و سنگسار کروا کر لائے ہیں ہر وقت قائم رہے۔ اور اس جدید طرز کی سب سے بڑی اسلامی حکومت کے شہری خونی ملّا کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہنے کے لئے افغانستان کے نمونہ سے عبرت حاصل کرتے رہیں۔

افغانستان کے نمونۂ عبرت کا خمیر بھی احمدیت کے معصوم خون سے اٹھایا گیا ہے۔ تاکہ

نمونۂ عبرت ہر طرح سے مکمل ہو۔ پاکستان مملکت خداداد ہے۔ جو صدیوں کے بعد از سر نو مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے۔ اس لئے یہ زندہ و پائندہ رہنے والی ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے قادر مطلق ہونے کا ایک دوسری قسم کا نشان دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

اور وہ عظیم الشان نشان یہ ہے کہ جس طرح پہلے خونی ملّا اسلامی حکومتوں کو اپنے کفر و ارتداد کے فتوؤں سے خود ان حکومتوں کے والیوں کے ہاتھ سے تباہ کرتے آئے ہیں۔ اسی طرح اب اللہ تعالیٰ اس جدید طرز کی سب سے بڑی حکومت کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کے لئے خونی ملّاؤں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتا ہے تا کہ

اللہ تعالیٰ کا دین۔ وہ دین جس کو حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ قرآن پاک کے امن عالم کے اولین اصول لا اکراہ فی الدین کی پرامن فضا میں خونی ملّا کی سب سے بڑی سد سکندری کو اپنے راستہ سے گرا کر شاہراہ ترقی پر گامزن ہو

اور

دنیا ایک بار پھر یہ نظارہ دیکھ لے
یدخلون فی دین اللہ افواجا

تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سب سے بڑے دشمن جو کرۂ ارض پر اب تک پیدا ہوئے ہیں وہ

فتوے باز خونی سیاسی ملّا ہوئے ہیں۔

مخبر صادق حتمی مآب سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ان کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

علماءھم شر من تحت ادیم السماء

یعنی یہ مولوی اس تمام مخلوق سے جو آسمان کے نیچے آباد ہے بدترین مخلوق ہیں۔ اسلامی حکومتوں کو یہی تباہ کرتے چلے آئے ہیں۔

لیکن اب اللہ تعالیٰ پاکستان کے ذریعہ ان کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ڈھیل دے دی ہے۔ کہ لگا لو ایڑی چوٹی کا زور۔ دے لو دل کھول کر کفر و ارتداد کے فتوے تمہارا آخری وقت آن پہونچا ہے۔

ہاں آخری وقت آن پہونچا ہے۔ ان تمام علمائے حق کے خون کا بدلہ لینے کا جن کو شروع سے لیکر آج تک یہ خونی ملّا قتل کرواتے آئے ہیں ان سب کے خون کا بدلہ لیا جائیگا

(۱) عطاء اللہ شاہ بخاری سے
(۲) ملّا بدایونی سے
(۳) ملّا احتشام الحق سے
(۴) ملّا محمد شفیع سے
(۵) ملّا مودودی (پانچویں سوار) سے

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان ملّاؤں کی نکیل مودودیوں اور احراریوں جیسے شریر گروہ کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ جو پاکستان کے دشمن عناصر تھے۔ ہیں اور اپنے کیفر کردار تک پہونچنے تک رہیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ ان ملّاؤں نے قائداعظم کے اصولوں کی خلاف ورزی شروع کر دی ہے۔ وہ عظیم الشان اصول جن کی بنا پر پاکستان حاصل کی گئی ہے۔ جن میں سے سب سے پہلا اور سب سے عظیم اصول یہ ہے کہ

وہ تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور جن کو اغیار (جن میں مودودی اور احراری بھی شامل ہیں) مسلمان سمجھ کر ان سے یکساں سلوک کرتے ہیں ایک محاذ پر جمع ہو جائیں۔

قائداعظم نے اسی اصول سے انگریز ہندو۔ مودودیوں اور احراریوں کو شکست فاش دی۔ اور اسی اصول سے پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت بنا۔ اور بنا رہے گا اور اسی اصول سے تمام دنیا کے مسلمان ایک

محاذ پر اکٹھے ہو کر تمام دنیا کے کفرستانوں کے خلاف فتح یاب ہوں گے

تمام اسلامی دنیا کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔ انہوں نے اس اصول کے اعجاز کو دیکھ لیا ہے۔ اس اصول کو اپنانے کے لئے تمام اسلامی دنیا تیار ہو رہی ہے چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے جس کو قائداعظم نے پاکستان کا وزیر خارجہ بنایا تھا۔ تمام دنیا میں یہ اصول پھیلا دیا ہے۔

یہ اسلامی اصول دراصل خونی ملّا کی موت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مودودیوں اور احراریوں جیسی شریر قوم کی قیادت میں احمدیت اور چوہدری ظفر اللہ خان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔

کیونکہ جب یہ اصول تمام اسلامی دنیا میں پھیل جائے گا۔ اور اچھی طرح جڑ پکڑ جائے گا۔ تو خونی ملّا آپ اپنی موت مر جائے گا۔ اسی طرح جس طرح مصر کا سرکاری ملّا مفتی الشیخ حسنین مخلوف اپنی موت آپ ہی مر گیا ہے اسی طرح پاکستان کا ہر خونی ملّا بھی اپنی موت مرنے کے لئے کھڑا ہو گیا ہے۔ مفتی مصر بھی پاکستان کے ذریعہ ہی مرا ہے۔ اور یہ تمام ملّا بھی پاکستان کے ذریعہ ہی مریں گے۔ کیونکہ اتحاد کا اصول پاکستان کا بنیادی اصول ہے۔ اور یہی اصول ملّا کی موت کا پیغام ہے۔ خدا بھلا کرے احمدیت کا اس کی وجہ سے دنیائے اسلام میں کچھ رونق تو ہو گئی ہے۔

احراری مودودی کنونشن

ہمیں معاف رکھا جائے اگر ہم عرض کریں کہ احراری شورش پسندوں کے معاملہ میں شروع ہی سے حکومت اور مسلم لیگی اخبارات سے بے تدبیری کا مظاہرہ ہوتا رہا ہے۔ اور ہم نے شروع ہی سے بھانپ لیا تھا۔ کہ جس ڈگر پر یہ مسلم لیگی اخبارات ملک کو لے جا رہے ہیں وہ ضرور حالات کو بد سے بدتر بنا دیں گے۔

احراریوں نے دو تین سال سے ملک میں جو اودھم مچا رکھا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس اودھم کی وجہ سے جو نقصان جان و مال کا ہوا وہ بھی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ کئی ایک احمدیوں کو قتل کر دیا گیا۔ سمندری کی مسجد جلا کر راکھ کر دی گئی۔ اور کئی مقامات پر احمدیوں کے جلسے ہجوم کر کے بند کروا دیئے گئے۔ پھر احراریوں نے ملک میں چپہ چپہ پر پھر کر احمدیوں کے خلاف جو منافرت کی آگ بھڑکائی اس سے ارباب حکومت اور مسلم لیگی زعماء بے خبر نہیں ہیں۔

افسوس ہے کہ اتنے مظاہرات کے ہوتے ہوئے بھی حکومت اور مسلم لیگی اخبارات اور زعمائے چپ سادھے رکھی۔ بلکہ کہنا چاہیئے۔ کہ احراریوں کی پیٹھ ٹھونکی جاتی رہی۔ انجمن حمایت اسلام میں جہاں کبھی عطاء اللہ شاہ بخاری کے خواب میں بھی تقریر کرنے کا خیال نہیں آ سکتا تھا وہاں بدبدا کر اس نے دو دفعہ نہایت اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور نہ صرف مسلم لیگی زعمائے سنیں بلکہ بعض ارباب حکومت نے بھی سنیں اور حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی آخر یہ فتنہ بڑھتا گیا۔ تا آنکہ کراچی کا واقعہ ہوا تو اب جا کر حکومت کی آنکھیں کھلیں۔ اور جب احراری لیڈروں نے حکومت کو بے نقط سنائیں اور معاملہ تمام حدود سے گزرنے لگا تو ناچار دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں بھی سخت بے تدبیری سے کام لیا گیا۔ ایک طرف تو احراری لیڈروں کو گرفتار کیا گیا۔ اور دوسری طرف خود مسلم لیگی اخبارات نے احراریوں کا پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ اور احراریوں کی شورش کو تمام مسلمانوں کا مسئلہ ظاہر کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو لوگ احراریوں کی بداطواریوں کی وجہ سے ان کی حرکات مذبوحی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کے دلوں میں احمدیوں کے خلاف منافرت کے جذبات خود مسلم لیگی اخبارات نے بھڑکانے کا بندوبست کیا۔ ان میں سے روزنامہ زمیندار نے جو محض منافقت سے مسلم لیگی بنا ہوا ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور احراریوں سے بھی بڑھ کر احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے پر تل گیا۔ اس نے دوسرے مسلم لیگی اخبارات جیسے آفاق۔ احسان۔ مغربی پاکستان میں احراریوں کی جانبداری کو دیکھ کر احمدیوں کی تخویف و ترہیب کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ گویا اسکو حکومت کی طرف سے احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلانے کا لائسنس مل گیا ہے۔ اور پھر انہی مسلم لیگی اخبارات کی شہ پر احراری لیڈروں کو کنونشن بلانے کا موقع مل گیا۔ ہم نے حکومت کو بار بار توجہ دلائی کہ ایسی کنونشن نہ صرف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی ہے بلکہ سرے سے غیر قانونی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اسے روک دے افسوس ہے کہ حکومت نے ہماری بات پر کان نہ دھرا۔ کنونشن ہوئی اور ڈنکے کی چوٹ ہوئی۔ اور اس سے احراریوں کی تخریبی ذہنیت کو بے حد تقویت پہونچی ہے۔

روزنامہ "آفاق" لکھتا ہے۔

اس کنونشن میں جسے آل مسلم پارٹیز کنونشن کا نام دیا گیا۔ تقریباً پانسد مدعو اصحاب نے شرکت کی۔ جن میں مجلس احرار اور ان کے ہم خیال حضرات کی واضح اکثریت تھی۔

کنونشن کی منظور کردہ قراردادوں میں مجلس احرار کے جماعتی مقاصد اور سیاسی اغراض کی تکمیل نمایاں نظر آتی ہے۔ احراری راہنما درحقیقت کنونشن کی کارروائی پر شروع سے آخر تک چھائے رہے اور جب متنازعہ فیصلے کرانے لگے

ہمیں پہلے ہی یہ توقع تھی۔ دراصل اس کونشن میں سوا ایک دو کے جتنے لوگ جمع ہوئے تھے وہ وہی تھے جو مسلم لیگ اور پاکستان کے پہلے بھی دشمن تھے اور اب بھی دشمن ہیں اور آئندہ بھی دشمن رہیں گے۔ یہ کنونشن احمدیوں کے خلاف تو تھی ہی مگر غور سے دیکھا جائے۔ . . . .

. . تو یہ حکومت اور مسلم لیگ کے خلاف تھی۔

افسوس ہے کہ کنونشن کا یہ عالم دیکھکر بھی مسلم لیگی اخبارات کی احراریوں سے حسن ظنی نہیں گئی۔ اگر واقعی جیسا کہ یہ مسلم لیگی اخبارات مسلمانوں کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ یہ احراریوں کا سوال نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا سوال ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ احراریوں نے صرف ان لوگوں کو کنونشن میں شامل ہونے دیا۔ جن سے انہیں توقع تھی کہ وہ ان کی حسب منشاء فیصلے کریں گے۔ اس کنونشن کا جو عظیم نقصان ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس سے احراریوں کے شورش پسندی کے حوصلے اور بھی بڑھ گئے ہیں اور انہوں نے بہت سے ایسے فیصلے کئے ہیں جو ان مسلم لیگی اخبارات کی توقع کے خلاف ملک میں گڑبڑ اور بدامنی پھیلانے والے ہیں۔ جن میں سے ایک نہایت خطرناک فیصلہ ۱۸ر جولائی کو یوم مطالبات منانے کا فیصلہ ہے اب اگر مسلم لیگی اخبارات احراریوں کو کوسیں تو بے سود ہے۔ البتہ کنونشن سے اب بھی مسلم لیگی اخبارات سبق سیکھ سکتے ہیں۔ اگر وہ سبق سیکھنا چاہیں۔ اور وہ سبق یہ ہے کہ احراری شورش پسندوں کے ساتھ خواہ مخواہ عامۃ المسلمین کو منسلک نہ کریں۔ اور احراریوں کا فیصلہ الگ ہونے دیں۔ ورنہ سخت برے نتائج پیدا ہوں گے۔

اس کنونشن کی کارروائی سے جو خود روزنامہ آفاق نے شائع کی ہے۔ آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ احمدیوں کو کافر مرتد قرار دینے اور چوہدری ظفر اللہ خاں کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کے مطالبات دشمنان پاکستان کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے احراریوں کو اور مودودیوں کو اپنا آلۂ کار بنایا ہوا ہے۔ اور اس معاملہ میں عامۃ المسلمین یا مسلم لیگیوں کا ساتھ دینا ملک و قوم کے ساتھ پرلے درجہ کی غداری ہے۔ اور اب بھی وقت ہے کہ حکومت اس فتنے کو جتنا جلد ہو سکے جتنی طاقت سے ہو سکے فوراً دبا دے۔

ہمیں امید ہے کہ مسلم لیگی اخبارات اپنی غلط پالیسی کا اعتراف کریں گے۔ اور بجائے اس کو عامۃ المسلمین کا سوال بنانے کے ان کو احراری اور مودودی فتنہ طرازی تک ہی محدود رکھکر اس کا کما حقہ علاج کرنے کی طرف فوری طور پر مائل ہوں گے۔

کیا ”زمیندار“ کے نزدیک تمام علمائے اسلام دائرۂ اسلام سے خارج ہیں

کیا اختر علی خانصاحب مدیر مسئول ”زمیندار“ اور مولوی ظفر علی خانصاحب باتفاق علماء کافر ہیں؟

مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی اگر الساکت عن الحق (حق بات کے متعلق خاموش) کا مصداق نہیں بننا چاہتے تو زمیندار کے کافر ہونے کا اعلان کریں

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس)

مولوی ظفر علی خاں صاحب نے جو پیغام اسلامیان پنجاب کے نام لکھا ہے۔ اس میں یہ تصریح کی ہے کہ سید الانبیاء حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد

”جو شخص نبوت کا دعویدار ہے خواہ ظلی ہو یا بروزی وہ کاذب ہے“

اور اس کی مزید وضاحت ایڈیٹوریل میں بایں الفاظ کی گئی ہے۔

”مسلمانوں کا یہ عقیدہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر آخر الزماں ہیں اسلئے ان کے بعد کوئی ظلی یا بروزی نیا یا پرانا اصلی یا نقلی نبی نہیں آسکتا۔ اگر کوئی شخص اس کے برعکس عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ شرک فی النبوۃ کا مرتکب ہے اسلئے دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے۔

”زمیندار اب بھی اس عقیدہ پر قائم ہے اور طوق و سلاسل کی جھنکار میں بھی اس پر قائم رہیگا“

(زمیندار ۱۳ر جولائی ۵۲ء)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ”زمیندار“ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ نازل نہیں ہوں گے۔ اگر ہوں گے تو وہ نبی نہیں ہونگے جیسا کہ فقرہ ”کوئی ظلی ہو یا بروزی نیا یا پرانا اصلی یا نقلی نہیں آسکتا“

اہل علم جانتے ہیں کہ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں آنے والے مسیح کے لئے چار مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کا لفظ فرمایا ہے۔ اور تمام کبار علماء سلف صالحین نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ جب عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے تو وہ نبی ہوں گے۔

نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں سلف صالحین کے اقوال پیش کر کے مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں کہ اگرچہ آپ ملت محمدیہ میں خلیفہ ہوں گے ”فھو رسول ونبی کریم علی حالہ“ لیکن پھر بھی آپ رسول اور نبی کریم ہوں گے۔ پھر لکھتے ہیں۔

”ومن قال بسلب نبوتہ کفر حقا کما صرح بہ السیوطی“

اور جو یہ کہے کہ وہ مسلوب النبوۃ ہو کر آئیں گے۔ یعنی نبی نہیں ہوں گے تو وہ یقیناً کافر ہے۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح کی ہے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی جو اسوقت احمدیوں کے خارج از اسلام ہونے کا فتوےٰ لگانے میں پیش پیش ہیں۔ ان کے نزدیک بھی مولوی ظفر علی خاں اور اختر علی خاں اور جو بھی زمیندار کے عقیدہ سے متفق ہے یقیناً وہ کافر ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

”جو شخص حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکار کرے وہ کافر ہے یہی حکم بعد نزول بھی باقی رہے گا۔ کہ ان کے نبی اور رسول ہونے کا عقیدہ فرض ہوگا۔

اور جب وہ اس امت کے امام ہو کر تشریف لائیں گے۔ اس جانب ان کا اتباع احکام بھی واجب ہوگا۔

الغرض حضرت عیسےٰ علیہ السلام بعد نزول کے بھی رسول اور نبی ہوں گے اور ان کی نبوت کا اعتقاد جو قدیم سے جاری ہے۔ اس وقت بھی جاری رہیگا“

(دیکھو حجج الکرامہ ۴۲۹ بحوالہ الفضل)

اب زمیندار سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ وہ تمام علمائے اسلام کے جو ایک پرانے نبی کے آنے کے قائل ہیں کافر ہونے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کریں۔ اور مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی مذکورہ بالا تحریر کے مطابق اعلان کریں کہ ”زمیندار“ اور ان کے ہم عقیدہ اپنے اس عقیدہ کی وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا یا پرانا آپ کا مطیع یا غیر مطیع کوئی نبی نہیں آئے گا۔ باتفاق جمیع علماء آپ کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ دیدہ باید

نقد و نظر

ناپاک سازش

مرتبہ:- ملک محمد اکبر علی خانصاحب واقف زندگی

قیمت ایک روپیہ ۱/-

شائع کردہ:- مکتبہ تحریک بالمقابل ۱۲۰ انارکلی لاہور۔

ادارہ مکتبہ تحریک لاہور کی طرف سے ہمیں کتاب ”ناپاک سازش“ برائے تبصرہ موصول ہوئی ہے۔ پہلے بھی اس ادارہ کی طرف سے شائع کردہ کتب ”صور اسرافیل“ اور ”اسلام میں ارتداد کی سزا“ احباب سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں جماعت احمدیہ کراچی کے سالانہ اجتماع میں احرار کی طرف سے بپا کردہ ہنگاموں کے متعلق پاکستان کے چوٹی کے پریس نے جو تبصرات و مقالہ جات رقم کئے انہیں جمع کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں غیر ملکی رہنمایان کے بیانات اور مولوی ظفر علی خاں آف زمیندار لاہور کی احرار کے متعلق نظمیں بھی۔ اس کتاب میں شامل ہیں۔ جس سے کتاب کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ پاکستان کو دنیا بھر میں بدنام کرنے کی احرار نے جو خوفناک سازش کر رکھی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ خوب منکشف ہو جاتی ہے۔ جماعت کے اعلےٰ عہدیداران و سیکرٹریان تبلیغ کتاب کو اپنے حلقہ تعارف میں بکثرت تقسیم کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ہم اس کتاب کی بکثرت اشاعت کے لئے احباب کرام سے سفارش کرتے ہیں۔

علامہ اقبال کے نظریہ کی رو سے جماعت احمدیہ کو ہرگز اقلیت قرار نہیں دیا جا سکتا

(از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر)

اسلام ایک ایسا ضابطۂ حیات ہے۔ جس کی حدود مقرر ہیں۔ اور جب تک کوئی شخص ان حدود کی پابندی کرتا ہے۔ دنیا کا کوئی متشدد سے متشدد ملاں بھی اسے اس ضابطہ سے خارج نہیں کر سکتا۔ لیکن جونہی کوئی انسان ان حدود کو توڑ کر اپنے آپ کو آزاد سمجھنے لگے سو مسلمان نہیں رہے گا۔

مگر اس امر کا فیصلہ کرنا کہ کسی شخص نے واقعی اسلامی حدود کو توڑا ہے یا نہیں ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ بلکہ خدا اور اُس کا رسول جس شخص کو اس کا اہل قرار دیں۔ صرف اور صرف وہی شخص یہ فیصلے دینے کا مجاز ہے کہ کسی شخص نے اسلامی حدود کو توڑا ہے یا نہیں۔ نہ کہ ہر مولوی اٹھ کر یہ فتویٰ دیدے کہ چونکہ فلاں فرقہ آمین بالجہر کا قائل ہے۔ اس لئے وہ مسلمان نہیں رہا۔ اور فلاں فرقہ ولاالضالین کا مخرج کے لحاظ سے صحیح تلفظ ادا نہیں کرتا۔ اس لئے وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ یا احمدی چونکہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کو نبی مانتے ہیں اس لئے وہ بھی کافر ہیں۔ اور شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علیؓ خلیفہ بلافصل تھے۔ اس لئے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

غرض تکفیر بازی اور اسلام کی کیبانی کی رفتار اگر یہی رہی۔ تو نعوذ باللہ نعوذ باللہ ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے کہ جب اسلام روئے زمین پر چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے گا۔ اور ہر طرف کفر و الحاد کی حکومت ہوگی مگر ایسا کیوں ہوگا۔ اور یہ حالات کیونکر پیدا ہوں گے اس کا باعث وہ ناعاقبت اندیش ملاں اور فتنہ پسند مقرر ہوں گے۔ جن کا جوش خطابت تھمنے نہیں تھمتا۔ اور جن کی تقریر کی رَو کو حکومت پاکستان بھی اب تک نہیں روک سکی علامہ اقبال کو مذہب میں کیا مرتبہ حاصل ہے۔ اور سیاست کی دنیا میں ان کو کونسا مقام دیا جا سکتا ہے۔ اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا وہ متعدد نظریات کے حامل تھے۔ مگر ان کی دماغی صلاحیتوں اور فلسفی ہونے سے انکار نہیں۔ وہ سمجھتے تھے۔ اور بہتوں سے زیادہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے اس "کفر و اسلام" کی جنگ میں جو نظریہ پیش کیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے۔ جس کی حدود مقرر ہیں۔ یعنی وحدت الوہیت پر ایمان۔ انبیاء پر ایمان اور رسول کریم کی ختم رسالت پر ایمان۔ دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے۔ جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجۂ امتیاز ہے۔ اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے۔ کہ کوئی فرد یا گروہ ملت میں شامل ہے یا نہیں"

(آزاد مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۲ء)

ایک دوسری جگہ پنڈت جواہر لال نہرو کے ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

"پنڈت جواہر لال نہرو کے خیال میں ترکی اسلام کو خیرباد کہہ چکا ہے۔ ان کو اس بات کا علم نہیں کہ کسی فرد یا جماعت کی اسلامیت کا فیصلہ کرنا اسلامی نقطۂ نظر سے ایک سراسر فقہی مسئلہ ہے۔ اور اس کا فیصلہ اسلام کے تعمیری اصولوں کی بناء پر ہو سکتا ہے۔ جب تک کوئی شخص اسلام کے دو بنیادی اصول یعنی توحید و رسالت، پر نہایت سختی کے ساتھ قائم ہے۔ اسے کوئی متشدد ملاں بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں کر سکتا۔ خواہ شریعت اور قرآن پاک کی تاویلات کے متعلق اس کے خیالات کتنے ہی غلط اور گمراہ کن کیوں نہ ہوں"۔ (بحوالہ آزاد ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء)

علامہ کے یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ کسی فرد یا گروہ کے متعلق یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ وہ مسلمان ہے۔ یا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ دو اصولوں کو پیش نظر رکھنا از حد ضروری ہے۔ اور وہ ہیں توحید اور رسالت۔ اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کا منکر ہے۔ تو وہ یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یا گروہ اپنی زبان سے اقرار کرتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ تو بقول علامہ وہ ان دونوں اصولوں کی فروعات میں کتنا ہی اختلاف کر جائے۔ بلکہ بلحاظ تاویلات اس کے خیالات کتنے ہی غلط اور گمراہ کن کیوں نہ ہو جائیں کوئی متشدد سے متشدد ملاں بھی اُسے دائرۂ اسلام سے خارج نہیں کر سکتا۔

پس علامہ اقبال کے اس نظریہ کی روشنی میں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ ایک ڈھونگ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اور صاف ظاہر کرتا ہے کہ احراری ملاں پاکستان کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے یہ سازش کر رہے ہیں۔ ورنہ بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:-

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس واضح تحریر کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ احمدی مسلمان نہیں ان کو اقلیت قرار دیا جائے۔ تو وہ اقبال کے نظریہ کے مطابق ہرگز حق پر نہیں ہے۔ خواہ وہ کوئی "آفاقی" ہو یا "احسانی" وہ پاکستان کے اتحاد کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔

فوجی احباب جماعت کے متعلق ضروری اعلان!

اگر آپ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں باقاعدہ انجمن احمدیہ قائم نہیں۔ اور نہ ہی قریب کوئی ایسی جماعت ہے جس میں آسانی سے آپ شامل ہو سکیں۔ تو آپ اپنے چندہ کی رقم براہِ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کے نام بھجوا سکتے ہیں۔

ایسے افراد جماعت کے نام نام کھاتے مرکز میں کھولے جاتے ہیں۔ جن میں اُن کے چندوں کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے۔ اور مرکز اُن کو براہِ راست بھی مالی تحریکات سے باخبر رکھتا ہے۔ اگر آپ کا کھاتہ پہلے نہیں کھل چکا۔ اور آپ کو آپ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہیں دی جا چکی۔ تو اپنے پورے نام و ڈاک کے پتہ سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ یا اگر کسی صاحب کو ایسے فوجی احباب کے متعلق علم ہو۔ کہ وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت کا قرب نہیں ہے۔ تو اُن کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ ایسے احباب کے پورے نام و پتہ ڈاک سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ "جزاکم اللہ احسن الجزاء"

الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

ہر محبان وطن پاکستانی موجودہ احراری ایجی ٹیشن کے اسباب جاننے کے لئے روزنامہ الفضل لاہور کے مطالعہ کا اشتیاق رکھتا ہے۔ اور الفضل کی خریداری میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم نے احباب کی خواہش کی تکمیل کیلئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ضروری مضامین یکجائی طور پر خاتم النبیین نمبر کی صورت میں شائع کئے جائیں۔ تاکہ وقت کی اہم ضرورت پوری ہو سکے۔ آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے خاص نمبر میں آپ کا اشتہار کسقدر مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اسکی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ عام اشاعت کے علاوہ یہ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں ملک کے طول و عرض میں اشاعت پذیر ہوگا۔ اسلئے آپ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور بواپسی اپنے اشتہار کا مسودہ اور اُجرت اشتہار ارسال فرما کر اس نمبر میں جگہ ریزرو کرا لیں۔ وقت بہت کم ہے اور یہ پرچہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۲ء کو تیار ہو کر پریس میں چلا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ، اس لئے مسودہ یا چربہ اشتہار اور اُجرت اشتہار بھجوانے میں فوری اقدام کر کے اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خاص موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(منیجر اشتہارات الفضل لاہور)

جن احباب کی قیمت اخبار ۱۰ اگست تک ختم ہے

وہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں آپ کو بھی فائدہ ہے۔ اور اس سے دفتر کو بھی سہولت ہوتی ہے۔ وی۔پی کا خرچ بھی بچ جاتا ہے۔ وی۔پی کی رقم دیر سے دفتر میں پہنچتی ہے۔ اور کئی دفعہ رقم پھنس جاتی ہے۔ پھر وصولی میں بہت مشکل پڑ جاتی ہے۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم جلد پہنچ جاتی ہے۔ اور اخبار باقاعدہ جاری رکھا جا سکتا ہے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست ہائے دعا

میرا چھوٹا بچہ عزیزی عبد المنان خان بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبد الحمید صدیقی منشی فاضل ادیب فاضل) (۲) میری اہلیہ دس بارہ روز سے بعارضہ بخار۔ اور میرا ایک بچہ کان درد پھنسی پھوڑا کی تکلیف سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ محمد طفیل مقصود جنرل اسٹور صدر بازار منٹگمری (۳) ظہور الحق صاحب عباسی کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں نیز کچھ دنیاوی الجھنیں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ ظہور الحق عباسی رناب فارم (۵) اس عاجز کے ناک کی اندرونی جانب ایک زہریلی پھنسی نکل پڑی ہے جس سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ عبد الرحمن راحت جیمبرلین روڈ کرشنا گلی ۲ لاہور

گجرات میں احراری ہڑتال اور جلوس کی حقیقت

بقیہ صفحہ ۸

کنسٹیبل احمدی تھا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ "ابتداء" تو الگ رہی۔ آخری یا درمیانی لاٹھی چلانے والا بھی کوئی احمدی کنسٹیبل نہیں تھا۔ کیونکہ لاٹھی چارج کرنے والی فورس میں ایک کانسٹیبل بھی احمدی نہیں تھا۔ سب کے سب غیر احمدی مسلمان تھے۔

تعجب کا مقام ہے۔ کہ احراری خود کو "فدایان ختم نبوت" ظاہر کرتے ہیں۔ "عاشقان رسول" کہتے ہیں۔ "اسوۂ نبی" کا وعظ کرنے والا خود کو ظاہر کرتے ہیں۔ "تبلیغی جماعت" ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن اس قسم کے خود تراشیدہ بے بنیاد جھوٹ بولتے ہوئے ان کو ایک ذرہ بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔

احراری نامہ نگار کی اس رپورٹ میں اور بھی کئی جھوٹ ہیں۔ مثلاً یہ کہ "پولیس نے بغیر کسی نوٹس یا مجمع کو منتشر کرنے کے لئے جائز کوششوں کے استعمال میں لانے کی بجائے مجمع پر خطرناک قسم کا لاٹھی چارج شروع کر دیا۔ تمام لوگ نعرے لگاتے ہوئے زمین پر لیٹ گئے۔ پولیس نے لیٹے ہوئے مسلمانوں پر بے پناہ لاٹھی چارج کیا۔ بعض لوگ اٹھ اٹھ کر بھاگنے لگے۔"

حقیقت یہ ہے۔ کہ پولیس نے پہلے لاٹھیاں پکڑ کر حلقہ بنایا۔ مگر احراری اس حلقہ کو توڑ کر گزر گئے۔ پھر جلوس کے آگے چارپائی رکھی گئی۔ اس کو بھی پھلانگ گئے۔ پھر لکیر کھینچی گئی۔ کہ اس سے آگے نہیں بڑھنا۔ اسے بھی کراس کر گئے۔ خود اے۔ ڈی۔ ایم صاحب جلوس کے آگے کرسی پر کھڑے ہو گئے۔ مگر ان کو بھی دھکیل دیا گیا۔ پھر جلوس کو منتشر ہونے کا آخری حکم دیا گیا۔ پھر بھی نہ مانے۔ بالآخر لاٹھی چارج کیا گیا۔ لاٹھی چارج کے بعد زمین پر لیٹنے کا تو سوال ہی کیا ایک ہی سیکنڈ میں تمام احراری نعرہ باز ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ایک بھی وہاں نہیں ٹھیرا۔ اندریں حالات صرف "بعض لوگوں" کا بھاگنا احراری نامہ نگار کی حق دشمنی کا آئینہ دار ہے۔ اگر اس کی رپورٹ میں ایک ذرہ بھی سچائی کا شائبہ ہے۔ تو ایک ہی احراری کا نام بتلائے۔ جو لاٹھی چارج کے بعد وہاں موجود رہا۔ اور نہیں بھاگا۔

افسوس ہے کہ احراری نامہ نگار رپورٹیں بھیجتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ جب ان کی مرسلہ رپورٹ اخبار میں چھپ کر شہر میں آئے گی۔ تو شہر کے ہزاروں واقف حال لوگ اس غلط بیانی کو پڑھ کر مجلس احرار کے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے۔

اخبار آزاد اور زمیندار میں دوسرے شہروں میں احرار کی تحریک سول نافرمانی کے بارے میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اگر وہ بھی اسی طرح سچی ہیں۔ جس طرح گجرات کے بارے میں وہ خبریں جن کا نمونہ اوپر درج ہے۔ نیز اگر تحریک احرار دوسرے شہروں میں بھی اسی طرح کامیاب ہو رہی ہے۔ جس طرح گجرات میں۔ تو پھر گجرات کے عوام یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کہ اگر احرار کی لغت میں "کامیابی" سے مراد ناکامی اور نامرادی ہے۔ تو پھر نامرادی کس عنقا کا نام ہے؟

سٹی مسلم لیگ گجرات کی طرف سے تردیدی اعلان

بالآخر یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ سٹی مسلم لیگ گجرات کی طرف سے بھی اخبارات میں احراری نامہ نگار کی مندرجہ بالا غلط بیانیوں کی تردید ہو چکی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ گجرات میں اس روز قطعاً کوئی ہڑتال نہیں ہوئی۔ نیز یہ کہ مقامی مسلم لیگ کا کوئی کارکن احراری ایجی ٹیشن میں شامل نہیں ہوا۔

عبد العزیز سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گجرات

ولادت!

میرے دوست بشیر احمد خاں پشاور کو اللہ تعالیٰ نے ۷ر جولائی ۱۹۵۲ء کو پہلی بچی عطا فرمائی۔ بچی چودھری محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کی نواسی اور ملک عطا محمد صاحب مرحوم منٹگمری کی پہلی پوتی ہے احباب نومولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔

سمیع اللہ بی۔اے شفا میڈیکو لاہور نزد میو ہسپتال

تصحیح

۱۳ر جولائی کے الفضل میں "خاتم النبیین کے بہترین معنے" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار کا نام رہ گیا ہے۔ یہ مضمون مکرم مولوی ابو العطاء صاحب کا ہے۔ احباب نوٹ فرما لیں۔ نیز اسی مضمون میں صفحہ ۶ کالم ۲ میں غلطی سے یہ لکھا گیا۔ "باقی رہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سو وہ تشریعی نبوت ہے جو حضرت خاتم النبیین کے متبع ہونے کے نتیجہ میں آپ کو ملی ہے" اس عبارت میں تشریعی نبوت کی بجائے غیر تشریعی نبوت پڑھا جائے۔

گجرات میں احراری ہڑتال اور جلوس کی حقیقت

از مکرم عبدالکریم صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ

اخبار "زمیندار" کی اشاعت ۸ جولائی کے صفحہ ۱ پر اور احراری اخبار "آزاد" کی اشاعت ۱۰ جولائی کے صفحہ ۱ پر جلی عنوانات سے یہ سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبر شائع ہوئی ہے کہ گویا ۷ جولائی کو گجرات میں "مکمل ہڑتال" ہوئی۔ اور "کثیر التعداد افراد" پر مشتمل ایک جلوس نکالا گیا۔ اور یہ کہ گرفتار شدگان میں سے "شہادت اللہ خاں نائب سالار مسلم لیگ نیشنل گارڈ اور مسلم لیگی کارکن مولوی حاکم علی کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں"۔ عوام کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ یہ خبر سراسر جھوٹی اور بے بنیاد ہے۔ اور "احراری" پراپیگنڈا کا شاہکار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ باوجود اس امر کے کہ ۶ر مئی کی شام کو احراریوں نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تمام شہر میں منادی کی۔ کہ کل مورخہ ۷ر۷ر۵۲ کو مکمل ہڑتال کی جائے اور جو شخص دوکان کھولے گا۔ وہ مرزائی سمجھا جائیگا بلکہ ریلوے روڈ پر اور دوسرے بازاروں میں یہ بھی کہا کہ جو دوکان کھلی ہوئی ہوگی وہ لوٹ لی جائے گی۔ پھر بھی جب ۷ جولائی کا آفتاب طلوع ہوا۔ تو گجرات کی تمام دوکانیں کھلی ہوئی تھیں۔ صرف معدودے چند دوکانیں جن کی اوسط دو سو میں سے ایک ہوگی۔ بند تھیں۔ اور یہ دوکانیں بھی صرف احراریوں کی تھیں۔ کسی مسلمان نے دوکان بند نہیں کی۔ حالانکہ احراری کارکن تمام شہر میں پھر کر زبردستی دوکانیں بند کرانے کی کوشش بھی کرتے رہے . . . . یہاں تک کہ احراری کارکن دوکانیں بند کرانے کے لئے بازار میں گشت لگا رہے تھے۔ تو سٹی مسلم لیگ کے صدر الحاج مرزا اللہ دتا صاحب بی۔اے اور نائب صدر الحاج شیخ برکت علی معہ دیگر ممبران ورکنگ کمیٹی سٹی مسلم لیگ گجرات موقع پر پہنچ گئے۔ اور احراری کارکنوں کو دوکانیں جبراً بند کرانے سے منع کیا۔ تو احراری کارکنوں اور عہدیداران سٹی مسلم لیگ کے مابین سخت کلامی بھی ہوئی۔ ۷ جولائی کی شب کو تھانہ سٹی میں ایک مسلمان دوکاندار حوالدار محمد رمضان صاحب نے یہ رپورٹ بھی دی۔ کہ مجھے احراری کارکن دھمکا رہے ہیں کہ اگر تم صبح دوکان بند نہیں کروگے۔ تو تمہارے ساتھ مرزائیوں والا سلوک کیا جائے گا

گجرات شہر کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ ۷ جولائی کو گجرات شہر کے جملہ بازار حسب دستور سابق بارونق تھے۔ اور قطعاً کوئی ہڑتال گجرات میں نہیں ہوئی۔ بلکہ "زمیندار" اور "آزاد" کی اس غلط بیانی کو پڑھ کر گجرات کے باشندے تعجب کرتے ہیں۔ کہ کیا "فدایان ختم نبوت" کی یہی شان ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اس قدر فاش کذب بیانی کریں کہ جس کے جھوٹا ہونے کے گواہ ایک دو نہیں بلکہ پچاس ہزار انسان ہوں۔ اور پھر یہ کہا جاتا ہے کہ احرار ایک "مذہبی ٹولا" ہے اور "مذہبی تبلیغ" ان کا لائحہ عمل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ احرار کے مقامی کارکنوں نے گجرات میں ہڑتال کا اعلان کر کے اپنے لئے انتہائی ذلت کا سامان مہیا کر دیا۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام جو کوئی دشمن نہیں کر سکتا تھا۔ انہی نے محض الٰہی تصرف کے ماتحت کیا۔ تاکہ گجرات میں احراریوں کی "ہردلعزیزی" کے ڈھول کا پول کھل جائے بلکہ یہ عجیب تصرف الٰہی ہے کہ ۷ جولائی کی صبح کو پانچ بجے مسجد کاری گیٹ میں (جو گجرات میں واحد احراری اڈہ ہے) مولوی نذیر اللہ احراری لیڈر لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کر رہے تھے۔ کہ یہ تنازعہ احراریوں اور قادیانیوں کے مابین نہیں جیسا کہ حکومت کہتی ہے بلکہ "احرار اور مسلمانوں" کے مابین ہے۔ تین دفعہ مولوی نذیر اللہ صاحب کے منہ سے بے ساختہ یہی الفاظ نکلے۔ پھر "مسلمانوں" کی بجائے "قادیانیوں" کا لفظ انہوں نے کہا۔ عین اس اعلان کے وقت گجرات شہر کے بازاروں کی قریباً تمام دوکانیں کھل چکی تھیں یہ نظارہ زبان حال سے مولوی نذیر اللہ اور دیگر احراریوں کو یہ کہہ رہا تھا کہ فی الواقعہ تمہارا جھگڑا "مسلمانوں" کے ساتھ ہی ہے۔ احراریوں کا یہ ذلیل حربہ کہ "جو شخص دوکان کھولے گا وہ قادیانی تصور کیا جائے گا" بالکل ناکام ثابت ہوا۔ اور گجرات کے عوام نے علی الاعلان یہ کہہ دیا کہ وہ مجلس احرار کی امن شکن پالیسی سے بیزار ہیں

"کثیر التعداد جلوس کی حقیقت"

دوسرا سفید جھوٹ جو احراری نامہ نگار نے بولا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلمان بہت بڑی تعداد میں جمع ہو گئے اور جلوس کی شکل میں نکلے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک ہفتہ کی پیہم تگ و تاز کے باوجود نیز اس امر کے باوجود کہ مقامی احراریوں نے مرکزی مجلس احرار کے زیر ہدایت تمام ضلع کے احراریوں کو پیغام بھیجے ہوئے تھے کہ ۷ جولائی کی صبح کو گجرات پہنچ کر جلوس میں شامل ہوں۔ پھر بھی جب ۷ جولائی کی صبح کو جلوس نکلا تو اس میں کل ۷۵ احراری تھے۔ جن میں سے پندرہ بالغ اور باقی سب نابالغ بچے تھے۔ یہ وہ "جلوس" تھا۔ جسے احراری نامہ نگار کو "کثیر التعداد" کہنے میں کوئی تامل نہیں ہوا۔ یہ احراری "جلوس" گندے اور اشتعال انگیز نعرے لگاتا ہوا آگے بڑھا۔ پولیس نے اے ڈی ایم صاحب اور دیگر افسران کی زیر ہدایت ان لوگوں کو آگے بڑھنے سے روکا اور منتشر ہونے کا حکم دیا تو بجائے رکنے اور منتشر ہونے کے یہ لوگ اور بھی زیادہ دلیری سے اشتعال انگیز نعرے لگانے لگے۔ اس پر آدھ گھنٹہ کی ناکام کوشش کے بعد ناچار پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ لاٹھی چارج ہونا ہی تھا کہ وہی احراری (جو ہندو مسلم فسادات کے ابتداء ہی میں امرتسر سے ہجرت کر کے "اول المہاجرین" کہلائے تھے) [illegible] کی گردان کرتے ہوئے "اول الفرورین" بن گئے اور دو منٹ میں تمام میدان خالی ہو گیا۔ اس واقعہ کا اثر گجرات شہر کے عوام پر یہ ہوا کہ ہر طرف سے احراریوں پر لعن و نفرین ہونے لگی کہ تم لوگ اخبار "آزاد" میں بار بار یہ اعلان کر چکے ہو کہ حکومت کی طرف سے جو پبلک جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگائی گئی ہے مجلس احرار اس کی پابندی کرے گی۔ البتہ اس پابندی کے صرف اس حصہ کی جو مسجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے خلاف ورزی کی جائے گی۔ پھر تم لوگوں نے اپنی اعلان کردہ پالیسی کے خلاف کیوں جلوس نکالا اور جب مقامی افسروں نے منتشر ہونے کا حکم دیا تو پھر کیوں منتشر نہ ہوئے۔ مسلمانان شہر نے احراری کارکنوں کی اس نمایاں ذلت پر بے حد خوشی منائی۔ اس دن سے احراری ذلت کے مارے کونوں میں دبے پھرتے ہیں۔

تیسرا جھوٹ

تیسرا جھوٹ احراری نامہ نگار نے یہ بولا ہے کہ "شہادت اللہ خاں نائب سالار مسلم نیشنل گارڈز اور مسلم لیگی کارکن مولوی حاکم علی گرفتار ہوئے"۔ حالانکہ اول تو گرفتار شدگان میں "شہادت اللہ خاں" نام کا کوئی شخص ہے ہی نہیں۔ البتہ "عنایت اللہ" احراری ضرور گرفتار ہوا ہے۔ لیکن وہ "نائب سالار مسلم نیشنل گارڈ" ہرگز نہیں ہے بلکہ گذشتہ انتخابات اسمبلی میں مسلم لیگی امیدوار کی مخالفت اور کمیونسٹ امیدوار کی حمایت کرنے کی وجہ سے اس شخص کو فروری ۱۹۵۱ء میں پانچ سال کے لئے مسلم لیگ سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح "حاکم علی" احراری کو مسلم لیگی کارکن ظاہر کرنا بھی صریح غلط بیانی ہے۔ سٹی مسلم لیگ گجرات شروع سے لے کر اب تک احراریوں سے بکلی پاک اور حکومت کی پالیسی کے ساتھ کامل تعاون کرتی رہی ہے اس کے جملہ عہدیداران اور ممبران مجلس عاملہ و کونسل احراریوں کی فتنہ انگیزی سے متنفر ہیں اور اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ احراریوں نے مسئلہ "ختم نبوت" کو محض حصول اقتدار کے لئے بطور سٹنٹ کے اختیار کیا ہے۔ اس لئے کوئی مسلم لیگی ایجی ٹیشن میں شامل نہیں ہے

دراصل احراری اخبار کا ہر گرفتار شدہ کو مسلم لیگی عہدہ دار یا مسلم لیگی ظاہر کرنے سے یہ جھوٹا پروپیگنڈا کرنا مقصود ہے کہ گویا مسلم لیگ کے ارکان بھی ان کے ساتھ ہیں۔ ان لوگوں کا طریق کار یہ ہے کہ گجرات سے باہر تو یہ پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ گجرات کے مسلم لیگی کارکن ہمارے ساتھ ہیں۔ اور گجرات میں یہ پراپیگنڈا کہ گجرات کے باہر کے مسلم لیگی احراریوں کے ہمنوا ہیں۔ گجرات شہر کا بچہ بچہ احراریوں کی اس کذب بیانی کی حقیقت سے آگاہ ہے کہ گجرات کے مسلم لیگی ان کے ساتھ ہیں۔ ضلع مسلم لیگ اور سٹی مسلم لیگ کے جملہ ارکان بالاتفاق احراریوں کی اس فتنہ انگیزی سے مکمل طور پر نہ صرف علیحدہ ہیں بلکہ علانیہ مخالف ہیں اور قیام امن کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

آخری جھوٹ

اخبار "آزاد" کے عملہ کی آخری دروغ بافی یہ ہے "یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فدایان ختم نبوت پر لاٹھی چارج کرتے وقت جس کانسٹیبل نے ابتداء کی وہ ایک مرزائی تھا" (آزاد ۱۰ جولائی صفحہ ۱)

میں نے اس جھوٹ کی ذمہ داری نامہ نگار کی بجائے اخبار "آزاد" کے عملہ ادارت پر رکھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس لاٹھی چارج اور گرفتار شدگان کی تفصیل وغیرہ کے بارے میں اس نامہ نگار کی مرسلہ خبر ۸ جولائی کے "زمیندار" میں بھی شائع ہوئی ہے۔ لیکن "زمیندار" میں یہ آخری دروغ بیانی نہیں ہے کہ لاٹھی چارج کی ابتداء کرنے والا سپاہی مرزائی تھا۔ "آزاد" اور "زمیندار" کے نامہ نگار کے ایک ہی شخص ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ زمیندار ۸ جولائی صفحہ ۱ اور "آزاد" ۱۰ جولائی صفحہ ۱ کی خبر لفظاً لفظاً ملتی ہے یہاں تک کہ "عنایت اللہ خاں" گرفتار شدہ کا نام دونوں میں "شہادت اللہ خاں" غلط درج ہے۔

لیکن "زمیندار" میں یہ قطعاً درج نہیں کہ لاٹھی چارج کرنے والوں میں کوئی "مرزائی" بھی تھا۔ پس یہ یقینی ہے کہ گجرات سے کسی نامہ نگار نے یہ نہیں لکھا کہ لاٹھی چارج کی ابتداء کرنے والا کنسٹیبل احمدی تھا۔ بلکہ اخبار شائع کرتے وقت دفتر اخبار "آزاد" کی احراری پراپیگنڈا مشین نے یہی مناسب سمجھا کہ اس لاٹھی چارج کو بھی ذریعہ اشتعال انگیزی بنانے کے لئے یہ جھوٹ گھڑ دو کہ لاٹھی چارج کرنے والوں میں سے ابتداء کرنے والا

(باقی صفحہ ۷ پر)